روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 9 فروری 2015ء 19 ربیع الثانی 1436 ہجری 9 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 33

جو ایک دے

کبھی حضور میں اپنے جو بار دیتے ہیں
ہوا و حرص کی دنیا کو مار دیتے ہیں
وہ عاشقوں کے لئے بیقرار ہیں خود بھی
وہ بیقرار دلوں کو قرار دیتے ہیں
کسی کا قرض نہیں رکھتے اپنے سر پر وہ
جو ایک دے انہیں اس کو ہزار دیتے ہیں

(کلام محمود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ دین کی تائید اور نصرت کرتا ہے مگر وہ نصرت تقویٰ کے بعد آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے نشانات اور معجزات اس لئے عظیم الشان قوت اور زندگی کے نشانات ہیں کہ آپ سیّدالمتقین تھے۔ آپ کی عظمت اور جلال کا خیال کر کے بھی انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اب پھر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ آپ کا جلال دوبارہ ظاہر ہو اور آپ کے اسمِ اعظم کی تجلّی دُنیا میں پھیلے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 22 تا 23)

اب غور کرو کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے خود کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور ارادہ کر لیا ہے، کون ہے جو اس کی راہ میں روک ہو۔ وہ خود ساری ضرورتوں کا تکفل اور تہیہ کرتا ہے۔ یہ بات انسانی طاقت سے باہر ہے کہ اس قدر عرصہ پہلے ایک واقعہ کی خبر دے کہ ایک بچہ بھی پیدا ہو کر صاحب اولاد ہو سکتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ ہے۔ یہی وجہ ہے جو خدا تعالیٰ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صادق کی نشانی پیشگوئی ہے اور یہ بہت بڑا نشان ہے۔ جس پر غور کرنا چاہئے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان تدبر اور غور سے بڑھتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں پر غور نہیں کرتے ان کا قدم پھسلنے والی جگہ پر ہوتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ انسان اپنے ایمان میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا، جب تک خدا تعالیٰ کے اقوال، افعال اور قدرتوں کو نہ دیکھے۔ پس یہ سلسلہ اسی غرض کے لیے قائم ہوا ہے تا اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑھے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 651)

خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔...... انبیاء علیہم السلام...... وہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دکھ کی پروا نہیں ہوتی۔ وہ جو کچھ لے کر آتے ہیں اسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دنیا میں ان کا ساتھی نہ ہو۔ وہ دنیا سے پیار نہیں کرتے۔ ان کا محبوب ایک ہی خدا ہوتا ہے۔ وہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اٹھاتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ کے حالات کو پڑھو کہ کفار نے کس قدر دکھ آپ ﷺ کو دیئے۔ آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلود ہو کر پھرے۔ آخر مکہ سے نکلنا پڑا۔ مگر وہ بات جو دل میں تھی اور جس کے لیے آپ ﷺ مبعوث ہوئے تھے اُسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا۔...... مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی لذت ساری لذتوں سے بڑھ کر ترازو میں ثابت ہوتی ہے۔ پس وہ لذات جو بہشت میں ملیں گی۔ یہ وہی لذتیں ہیں جو پہلے اُٹھا چکے ہیں اور وہی ان کو سمجھتے ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 402)

امام سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

”جماعت احمدیہ ایک ہی جماعت ہے عالم میں جو ایک ہاتھ پر اکٹھی ہے۔ جماعت احمدیہ...... ایک ہی جماعت ہے جو ایک سو چالیس ملکوں میں پھیلی ہونے کے باوجود پھر بھی ایک جمعیت رکھتی ہے۔ ایک مرکز رکھتی ہے اور دور دور پھیلے ہوئے احمدی احباب کے دل آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ایک تکلیف کسی احمدی کو خواہ پاکستان میں پہنچے، خواہ بنگلہ دیش میں، ہندوستان میں یا کسی اور ملک میں اس تکلیف کی جب بھی خبر دنیا میں پھیلتی ہے جماعت احمدیہ خواہ دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو یوں محسوس کرتی ہے کہ ہماری ہی تکلیف ہے۔ اور عجیب اتفاق ہے۔ اتفاق تو نہیں یعنی خدا کی تقدیر کا ایک حصہ ہے کہ جیسے میں آپ کے لئے غمگین ہوتا ہوں جماعت میرے لئے غمگین ہوتی ہے کہ اس غم سے مجھے زیادہ تکلیف نہ پہنچے۔ اور ہر ایسے موقعہ پر تعزیت کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسی سادگی اور بھولے پن سے جیسے اس بات پر مقرر کئے گئے ہیں کہ میری دلداری کریں۔ چنانچہ اسیران راہ مولا کے معاملے میں مسلسل، ہمیشہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ مجھ سے ہمدردی کرتے رہے۔ فکر کا اظہار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مائیں اپنے بچوں کے حوالے سے لکھتی رہیں کہ جب آپ ان کا ذکر کرتے ہیں اور آپ کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے تو ہمارے بچے بے چین ہو جاتے ہیں۔ ایک ماں نے لکھا کہ بچہ رو پڑا، اس نے رومال نکالا، دوڑا دوڑا گیا۔ میرا ذکر کر کے کہ ان کے آنسو پونچھوں۔ اب یہ جو واقعہ ہے یہ اللہ کے اعجاز کے سوا ممکن نہیں ہے۔ اس مادہ پرست دنیا میں کوئی ہے تو دکھائے کہاں ایسی باتیں ہیں۔۔“

(خطبہ جمعہ 24/جون 1994ء
مطبوعہ روزنامہ الفضل 25 جولائی 1994ء)

ہاتھ کی محنت اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعہ معاش ہے

موجودہ دور سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ولیج اور ایک عالمی مارکیٹ کی شکل اختیار کر چکی ہے اس دور میں تجارت کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ ترقی پذیر ممالک ہوں یا ترقی یافتہ ممالک انہیں اپنی اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے اشیاء درآمد کرنی پڑتی ہیں یہ بھی خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے کہ اس نے اپنی نعمتوں کو ساری دنیا میں اس طرح بانٹا ہے کہ اگر غریب ممالک کچھ چیزوں کے لئے امیر ممالک کی طرف دیکھتے ہیں تو امیر ممالک کو بھی کچھ چیزوں کے لئے غریب ممالک طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے نعمتوں کی تقسیم یوں نہ کی ہوتی تو غریب ممالک کو کون پوچھتا؟ جس طرح ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اسی طرح افراد بھی ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ اسی وجہ سے تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ تجارت مختلف ممالک کے درمیان ہو یا ایک ہی علاقہ یا ملک کے اداروں یا اشخاص کے درمیان اس کے بنیادی اصول تقریباً یکساں ہی ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانی ضروریات کو باہمی لین دین کے ذریعہ سے کس طرح کامیاب اور مؤثر انداز میں پورا کیا جائے اور کن اصولوں کو اپنا کر تجارت کو کامیابی سے ہمکنار کیا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی بھی کاروبار یا تجارت کو شروع کرنے سے قبل اس کے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لیا جائے کہ اس کاروبار کی اہمیت و افادیت کیا ہے؟ سرمایہ کتنا درکار ہوگا؟ ممکنہ فائدہ اور نقصان دونوں کو اچھی طرح دیکھا جائے۔ کاروباری مقاصد کے لئے جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھایا جائے اور نئے رجحانات بھی مدنظر رہیں تا کہ کامیابی کا حصول ممکن ہو سکے۔ اسی طرح قابلیت کے حامل افراد کی خدمات حاصل کی جائیں تا کہ تجارت کی کامیابی کا حصول ممکن ہو سکے۔

تجارتی لین دین کو باقاعدہ تحریر میں لایا جائے اور اس پر گواہ ٹھہرائے جائیں یہ عین قرآنی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(ترجمہ) خواہ چھوٹا لین دین ہو یا بڑا ہو تم اسے اس کی میعاد سمیت لکھنے میں سستی نہ کیا کرو یہ بات اللہ کے نزدیک انصاف والی ہے اور شہادت کو زیادہ درست رکھنے والی ہے نیز تمہارے لئے اس بات کو قریب تر کر دینے والی ہے کہ تم شک میں نہ پڑو۔ پس لین دین کا لکھنا ضروری ہے سوائے اس صورت کے کہ تجارت دست بدست ہو جسے تم آپس میں مال اور رقم لے دے کر اسی وقت قصہ ختم کر لیتے ہو اس صورت میں اس لین دین کے نہ لکھنے پر کوئی گناہ نہیں اور جب باہم خرید و فروخت کرو تو گواہ بنا لیا کرو۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 283)

کاروبار اور تجارت کرتے وقت خدائے بزرگ و برتر ہستی کو ہمیشہ یاد رکھیں تجارت کو بابرگ و بار کرنے والی ذات تو صرف اور صرف خدا کی ذات ہے جو تمام خزانوں کا مالک ہے تمام نعمتیں، تمام فضل اور تمام برکتوں کا سرچشمہ خدا کی ہی ذات ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر ضرور جھکیں کہ وہی عطا کرنے والا ہے اور وہی نوازنے والا۔

سورۃ النور آیات 39,38 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(ترجمہ) کچھ مرد، جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال و اولاد میں) بڑھا دے گا۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اسی طرح سورۃ جمعہ آیات 11,10 میں ارشاد ہوتا ہے:

(ترجمہ) جب تم کو جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو، اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے اچھی بات ہے اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

قرآنی تعلیمات اس طرف واضح اشارہ کر رہی ہیں کہ اللہ کے در پر جھکنے والے فیض پاتے ہیں۔ اور ان کو بے حساب رزق دیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ ان کے رزق میں بے پایاں برکت ڈال دیتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ آپ کی تجارتوں کو پھل لگائے تو اس کی راہ میں خرچ کرنے کو کبھی فراموش نہ کریں اللہ کے دیئے رزق کو ضرورت مندوں پر بھی خرچ کریں تو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ اس رزق میں کئی گنا اضافہ کر دے گا۔

سورۃ البقرہ آیت 262 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(ترجمہ) جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

سورۃ فاطر آیت 30 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(ترجمہ) وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور نماز (باجماعت) ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خفیہ بھی اور ظاہر بھی خرچ کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت ایسی تجارت کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔

دین نے تجارت کامیابی سے کرنے کے لئے جو راہ نما اصول پیش کئے ہیں ان کو مدنظر رکھیں۔

آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کا اسوۂ حسنہ بحیثیت ایک تاجر تمام تجار کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے تجارت کو پسند فرمایا جیسا کہ حضرت رافع بن خدیجؓ سے مروی حدیث ہے۔ کسی نے آنحضور ﷺ سے پوچھا کہ کون سا ذریعہ معاش بہتر ہے تو آپ نے فرمایا:۔

''ہاتھ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت''

اس فرمان نبوی ﷺ میں ہی کامیاب تجارت کا بنیادی راز مضمر ہے یعنی صاف ستھری تجارت، ایسی تجارت جس میں جھوٹ نہ ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قولوا قولاً سدیدا یعنی ہمیشہ سیدھی اور صاف بات کہو۔ بہت ممکن ہے یہاں یہ سوال اٹھایا جائے کہ موجودہ دور میں تجارت سیدھے صاف طریقے سے نہیں ہو سکتی اس سوال کے جواب کے لئے ساڑھے چودہ سو سال پیچھے زمانہ جاہلیت میں جانا ہوگا جب معاشرہ ہر قسم کی برائیوں کی آماجگاہ تھا اس زمانہ میں ہادیٔ برحق ﷺ سچائی اور دیانتداری کا اصول اپنائے حضرت خدیجہؓ کا مال تجارت لے کر جاتے ہیں اور کوئی دھوکا، کوئی فریب اور کوئی زائد ہوشیاری اختیار نہیں کی جاتی۔ آپ سیدھی اور صاف تجارت کرتے ہیں اور ہمیشہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر کے واپس لوٹتے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے خادم خاص سارے واقعات من وعن بیان کرتے ہیں۔ اس طرح حضرت خدیجہؓ کی نظر میں آنحضور ﷺ کا مقام و مرتبہ اور عزت و وقار اور بلند ہو جاتا ہے۔ آج کا دور تو علوم وفنون اور شعور و آگہی کا دور ہے۔ کیا آج دین حق کا یہ بہترین اصول تجارت کی کامیابی کے لئے اختیار نہیں کیا جا سکتا؟ بلاشبہ آج بھی یہی اصول کامیاب تجارت کا راز ثابت ہو سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افریقی ممالک کے دورہ کے دوران مختلف مواقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی تاجر سچائی کو اختیار کریں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے حدیث نبویؐ مروی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔

''سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہوگا۔

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

''سچا .... تاجر بروز قیامت شہداء میں شامل سمجھا جائے گا''۔

دینی تعلیمات کے مطابق سچائی کے بعد دیانتداری تجارت کی کامیابی میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ دیانتداری سے تجارت برکتوں سے لبریز ہو جاتی ہے جبکہ بددیانتی سے برکت اٹھ جاتی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے کہ وہ سودا فسخ کر دیں اور اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس سودے میں برکت ڈال دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لیں عیب کو چھپائیں یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے سے برکت نکل جائے گی۔

دھوکا اور ملاوٹ سے اجتناب کیا جائے جتنا معیار اور مقدار بہتر ہوگی اتنی تجارت کامیاب ہوگی۔ خواہ تجارت دو افراد کے درمیان ہے یا آپ بین الاقوامی تجارت کر رہے ہیں۔ معیار اور مقدار کو کبھی ناقص نہ ہونے دیں۔ ناپ تول صحیح ہو اور معیاری اشیاء ہوں تو تاجر کی ساکھ مضبوط ہوگی، اعتماد بڑھے گا ورنہ دو افراد کے درمیان بھی تجارت ناکام ہو جائے گی۔ جب بھی اس اصول کو مدنظر نہیں رکھا گیا تو بین الاقوامی تجارت کے معاہدے بھی منسوخ ہو گئے اور کروڑوں کے نقصان اٹھانے پڑے۔

معروف حدیث نبوی ﷺ ہے۔ من غش فلیس منا۔ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔ بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل تجارت میں نمبر2 کوالٹی بہت کردار ادا کر رہی ہے۔ حیران کن بات تو یہ ہے کہ انسانی جانوں کو بچانے کا کام دینے والی ادویات بھی اس سے بچ نہیں سکیں۔ نمبر2 کا تصور تجارت سے نکال دینا چاہئے۔ اگر ایک انسان پیسہ خرچ کرتا ہے تو یہ اس کا جائز حق ہے کہ اس کو معیاری اشیاء ملیں۔

تجارت میں ذخیرہ اندوزی سے بھی بچنا چاہئے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ نے اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ قیمتیں بڑھانے کے لئے ناجائز بولی لگائی جائے اور آپ نے سودے پر سودا کرنے سے بھی روکا۔ اس بات کو بھی ناپسند فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلال بن کر دیہات سے تجارتی سامان لانے والے کا سودا بیچے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

تجارتی سامان لانے والے قافلے کو آگے جا کر نہ ملو یعنی سامان مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی نہ خرید لو بلکہ اس تجارتی سامان کو بازار میں آنے دو تا کہ قیمتوں میں اعتدال رہے۔ قیمتوں کا تعین کرنا بھی بہت ضروری ہے عمرہ کے موقعہ پر قیلہ نامی تاجر عورت آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خریدنے کا طریقہ یہ ہے کہ چیز کی پہلے بہت کم قیمت بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ قیمت زیادہ کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر خریدنی مقصود ہو اس پر مال خرید لیتی ہوں۔ اسی طرح جو چیز فروخت کرنی ہوتی ہے پہلے اس کے دام بہت زیادہ بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ دام کم کرتی ہوں اور پھر جس قیمت پر مال فروخت کرنا مقصود ہو اس پر مال فروخت کر دیتی ہوں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

اے قیلہ! اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت مقرر ہونی چاہئے۔ جس قیمت پر خریدنا ہو وہ صحیح قیمت بتادو اگر اس نے اس قیمت پر دینا ہو تو دے دیوے اور اگر نہ دینا ہو تو نہ دے۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت اصل قیمت بتاؤ اگر کسی نے لینی ہو تو لے ورنہ اس کی مرضی۔ اس طرح اعتبار بھی قائم ہوگا اور وقت بھی ضائع نہ ہوگا۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم ملک مجیب الرحمٰن صاحب

میری زندگی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے پُر ہے

ربوہ سے امریکہ تک سفر کی کہانی۔ خلفاء کی نوازشات

(قسط اول)

ربوہ ایک کہانی ہے۔ ایک اولوالعزم کی، کئی دیوانوں کی۔ جو ایک بے آب و گیاہ زمین پر آ بسے۔ اس اولوالعزم نے کہا کہ ہم اس بنجر زمین کو ذات قرار و معین بنا کر دکھائیں گے۔ تب سب دیوانوں نے اولوالعزم کی آواز پر لبیک کہا اور اس بے آب و گیاہ زمین پر ڈیرے ڈال دیئے۔ شروع میں خیمے تھے۔ پھر کچھ وقت گزرا تو کچی اینٹوں کے مکان بن گئے۔ ایک احاطے میں کچی اینٹوں کے کمرے اس مثیل مسیح کے لئے بھی بن گئے اور اس کی عظیم ماں بھی ایک ایسے ہی کمرے میں رہنے لگی۔

ربوہ کے ابتدائی ایام

ربوہ میں آج کل جہاں دارالضیافت ہے اس کے جنوب مشرق کونے سے یہ احاطہ زیادہ دور نہیں تھا۔ مصلح موعود کی والدہ حضرت اماں جان کے کمرے کی جگہ پر اب یادگار بنی ہوئی ہے۔ لیکن میرے ربوہ کے قیام کے زمانے میں یہ کچا کمرہ قائم تھا۔ اس چوک سے اگر ریلوے سٹیشن کی طرف جائیں تو وہاں دو رویہ کچے مکانوں کی ایک گلی ہوتی تھی جسے استانیوں کی گلی کہتے تھے کیونکہ اُس گلی کے مکانوں میں نصرت گرلز سکول کی مشہور استانیاں رہتی تھیں۔ ان میں استانی میمونہ، استانی سلیمہ، استانی حور بانو، استانی حمیدہ راشدہ، استانی صالحہ وغیرہ شامل تھیں۔ انہیں میں سے دو کمروں کے ایک مکان میں استانی امۃ الرشید شوکت اپنے خاوند ملک سیف الرحمٰن اور چار بیٹیوں سمیت رہتی تھیں۔ میں اسی گھر میں پیدا ہوا۔

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی شادی

میرے والد کا رشتہ بچپن سے اپنی خالہ زاد سے طے ہو چکا تھا۔ جب احمدی ہو کر قادیان جانے لگے تو لڑکی کے والد سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور شادی کے لئے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نکاح کے وقت اعلان کر دینا کہ تم قادیانی نہیں ہو اور پھر بعد میں بے شک بیوی کو جہاں چاہو لے جاؤ۔ میرے والد نے جواب دیا کہ اگر ایسا اعلان کرتے ہی میری جان نکل گئی تو میرے ایمان کا کیا ہوگا؟ چنانچہ وہ شادی کے بغیر ہی قادیان چلے گئے۔ وہاں پانچ چھ سال یونہی گزر گئے۔ پھر آپ کا رشتہ حضور کے اشارے پر میری والدہ کے لئے آیا۔ میرے نانا منشی چراغ دین قادیان سے باہر کسی سکول میں پڑھاتے تھے۔ جب چھٹی پر قادیان آئے تو اس رشتے کے بارے میں علم ہوا تو اپنے ایک جاننے والے سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ سنا ہے لڑکا تو بیمار ہے۔ یہ سن کر میرے نانا نے انکار کا فیصلہ کیا اور واپس اپنی ملازمت کے سلسلے میں قادیان سے باہر چلے گئے۔

میری نانی سارہ بیگم کی پھوپھی کا نام امیر بی بی تھا۔ یہ سیکھواں برادران میاں جمال الدین صاحب، میاں امام دین صاحب اور میاں خیر الدین صاحب کی بہن تھیں اور 313 میں ان کا نام ہے۔ یہ چھوٹی عمر میں بیوہ ہو گئیں۔ اور پھر اپنے آپ کو حضرت اماں جان کی خدمت میں وقف کر دیا۔ ان کو ''مائی کاکو'' کہتے تھے۔ ایک دن حضور نے ان سے دریافت فرمایا ''مائی کاکو۔ سناؤ تمہاری بھانجی کے رشتے کا کیا بنا؟'' انہوں نے جواب دیا حضور وہ تو پتہ چلا ہے کہ لڑکا بیمار ہے اس لئے لڑکی کے باپ نے انکار کر دیا ہے۔ مائی کاکو نے میری نانی کو آ کر بتایا کہ حضور اس پر کھڑے ہو گئے (اپنے دونوں ہاتھوں کو فضا میں اوپر لے جا کر زور سے نیچے گراتے ہوئے) بڑے جلال سے فرمایا کہ ''مائی کاکو۔ لڑکا نیک، شریف اور خاندانی ہے۔'' یہ بات سن کر میری نانی کو فکر ہوا اور انہوں نے میرے ماموں نور الدین منیر کو حضور کے پاس بھیجا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو شادی کر دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ رشتے کے معاملے میں حکم تو نہیں دے سکتا۔ لیکن رشتہ مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ادھر میرے والد کو انکار کی اطلاع ملی اور ساتھ انکار کی وجہ کے بارے میں بھی قادیان کے قصبے میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ جس پر میرے والد نے ایک دردناک خط میرے نانا کو لکھا کہ انکار تو آپ کا حق تھا لیکن اس کے ساتھ میں اس بدنامی کا مستحق کیوں ٹھہرا؟ یہ خط کسی طرح میری امی کے ہاتھ لگ گیا اور انہوں نے پڑھ کر کہا کہ میں تو اسی شخص سے شادی کروں گی۔ بہرحال اس پر میری نانی نے رشتہ قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور شادی ہو گئی۔ قادیان سے ربوہ، ہجرت اور کئی سال گزر جانے کے باوجود حضور کو میری امی کے رشتے کا واقعہ یاد تھا۔

میں غالباً 3 یا 4 سال کا تھا جب ربوہ میں پکی اینٹوں کی کچھ عمارتیں بن گئیں۔ قصر خلافت اور بیت مبارک کی تعمیر ہو چکی تھی۔ تحریک جدید کے کچھ کوارٹرز پکے بنے۔ ایسے ہی تین مکان ایک گلی میں بنے۔ ان میں سے ایک کونے والا میرے والد ملک سیف الرحمٰن صاحب کو ملا۔ دوسرے کونے والا مولوی غلام باری سیف صاحب کو اور درمیان والے میں کچھ عرصہ ایک ڈاکٹر ریاض قدیر رہتے تھے۔ اُن سے کسی نے پوچھا کہ کہاں رہتے ہو؟ تو انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ دو تلواروں کے درمیان۔ ان دونوں کوارٹروں میں بعد میں شیخ نور احمد منیر اور چوہدری ناصر الدین صاحب آ گئے۔ شیخ صاحب بلادِ عرب میں مربی رہے اس لئے عربی زبان میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ان کے بڑے بیٹے طاہر سے میری دوستی تھی۔ کچھ سال بعد مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب نے جب اپنا مکان بنا لیا تو میرے خالو میر غلام احمد نسیم صاحب ہمارے ہمسائے میں آ گئے۔ 1965ء کی جنگ میں خبریں سُنی ہوتیں تو میری خالہ امۃ المنان قمر صاحب ریڈیو کو مشترکہ دیوار کے ساتھ رکھ دیتیں جس سے ہم بھی خبریں سن لیتے تھے۔

بہرحال ہمارے پکے کوارٹرز کے ارد گرد ابھی کئی کچے مکان تھے۔ تھوڑے فاصلے پر جامعہ احمدیہ کا ہوسٹل تھا جو کچی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ غالباً بیت محمود اور دارالضیافت کے درمیان جو جگہ ہے وہاں تھا۔

کچھ عرصہ بعد ہماری گلی کچھ لمبی ہو گئی کیونکہ پکی اینٹوں کے مکان کچھ اور بن گئے۔ ہمارے ساتھ والے مکان میں مولوی بشارت احمد بشیر صاحب آ گئے۔ سندھی تھے اور افریقہ میں بطور مربی رہ چکے تھے۔ آواز میں ایک خاص سُر تھا۔ نماز پڑھاتے تو مزا آ جاتا تھا۔ ان کی بیگم خالدہ رشیدہ صاحبہ بہت ہنس مکھ اور مہربان خاتون تھیں۔ اولاد نہیں تھی۔ لیکن ان کے بھائی ڈاکٹر ہدایت احمد (جو اب امریکہ میں ہیں) طالب علمی کے زمانے میں ان کے پاس رہے۔ اس طرح ہمارے ہمسائے تھے۔

جب مولوی بشارت احمد بشیر صاحب سامنے کے بڑے کوارٹر میں چلے گئے تو ہمارے ہمسائے میں چوہدری محمود احمد چیمہ صاحب آ گئے۔ جو بعد میں ایک لمبے عرصے تک انڈونیشیا میں مربی رہے۔ ان کی بیگم خالہ فاطمہ بہت پیار کرنے والی مہربان خاتون تھیں۔ میری امی سے ان کا خاص تعلق تھا۔ اپنے دکھ سکھ کی باتیں کھلے بندوں ان سے کر لیتی تھیں۔ ان کی چار بیٹیاں تھیں اور اس کے علاوہ بھی ان کے گھر میں اور رشتے دار رہتے تھے۔ ایک کا نام تنویر احمد باجوہ تھا جو بعد میں غالباً پاک فوج میں آفیسر ہوئے۔ خالہ فاطمہ کے گھر ان کے گاؤں سے اکثر مہمان آتے رہتے تھے اور وہ مہمان نوازی میں مشغول رہتیں۔ گرمیوں کی ایک رات ہم صحن میں سوئے ہوئے تھے کہ ان کے گھر سے انڈا پھینٹنے کی آواز نے مجھے جگا دیا۔ اگلے دن انہوں نے امی سے ذکر کیا کہ آدھی رات کو گاؤں سے 3 مہمان آ گئے۔

اسی گھر میں میرے دونوں بھائی ہشام اور اطہر پیدا ہوئے۔ خالہ فاطمہ جن دنوں ہمارے ہمسائے میں آئیں۔ ہشام چھوٹا تھا اور سخت ایگزیمے کی تکلیف میں مبتلا تھا۔ جو بھی علاج میسر تھے ناکام رہے۔ خالہ فاطمہ نے نسخہ بتایا کہ پوسٹل کارڈ جو اُن دنوں براؤن گتے جیسے رنگ کا ہوتا تھا۔ اُس کو آگ لگا کر اُس کا تیل نکالیں اور اُسے جلد پر لگائیں۔ چنانچہ جب یہ نسخہ استعمال کیا گیا تو ہشام کو ایگزیمے سے نجات مل گئی۔

والد صاحب کی ایک رؤیا کا پورا ہونا

میں شاید پانچ سال کا ہوں گا جب حضرت مصلح موعود جابہ تشریف لے گئے۔ یہ جگہ میرے ابا جان کے آبائی گاؤں کے بالکل قریب تھی۔ اس لئے ابا جان اور امی کو بھی ساتھ لے گئے۔ کیونکہ میں اپنی امی کا دامن نہیں چھوڑتا تھا اس لئے مجھے بھی ساتھ جانے کا موقع مل گیا۔ وہاں سید مہتاب شاہ جو ابا جان کے ذریعے احمدی ہوئے تھے ان کے کچے گھر میں حضور کا قیام تھا۔ اُسی گھر کے کسی کونے میں میں اور میری امی بھی تھے۔ باقی مرد وغیرہ باہر تھے۔ میری امی نے بتایا کہ وہاں حضور نے وضو کے لئے پانی مانگا تو امی لوٹے میں پانی لے کر آئیں اور وضو کروانا چاہا لیکن حضور نے پانی ان سے لے کر خود ہی وضو فرمایا۔ ایسے ابا جان کا ایک پرانا خواب پورا ہوا جس میں انہوں نے دیکھا کہ حضور ان کے گاؤں میں گئے ہیں اور بیٹھے وضو فرما رہے ہیں۔

حضرت ام ناصر کی شفقت

وہاں ایک بزرگ خاتون (امی نے بعد میں بتایا کہ وہ ام ناصر تھیں) نے مجھے کچھ مٹھائی اور چلغوزے دیئے۔ جو میں نے سنبھال کر مکان کے ایک کونے میں رکھ دیئے کہ ربوہ واپس جاؤں گا تو بہنوں کے ساتھ مل کر کھاؤں گا۔ لیکن وہ مٹھائی وہیں بھول گیا۔ جس کا مجھے بعد میں ایک عرصے تک افسوس رہا۔

جابہ سے کھوتکہ (اب احمد آباد) جا کر ہم اپنے آبائی گاؤں بھی گئے اور اپنی دادی سے پہلی بار ملاقات ہوئی۔ ابا جان کی قادیان چلے جانے کے بعد یہ پہلی ملاقات تھی۔ کچھ ماہ بعد میری دادی کی وفات ہو گئی۔

حضور نے جابہ کے پاس کچھ زمین خرید کر Summer Retreat بھی بنائی جس کا نام نخلہ رکھا۔ 1962ء میں ایک دفعہ ابا جان کے ساتھ نخلہ بھی گیا۔ ان کا دفتری کام تھا۔ حضور سے ملے جو بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔

ابتدائی تعلیمی زمانہ

مجھے تیسری جماعت سے باقاعدہ پرائمری سکول جو دارالرحمت میں ہوتا تھا، وہاں جانا یاد ہے۔ وہاں ایک ماسٹر یوسف صاحب ہوتے تھے جنہوں نے مجھے بہت محنت سے پڑھایا اور کچھ سمجھ آنا شروع ہوئی۔ پرائمری سکول کے ایک اور استاد جو یاد ہیں ان کا نام ماسٹر نذیر تھا۔ قریب کے کسی گاؤں سے ہر روز تہہ بند پہن کر آتے تھے۔ لیکن سکول میں انہوں نے پینٹ اور قمیض رکھی ہوئی تھی جو کلاس شروع ہونے سے پہلے پہن لیتے تھے اور پھر گھر جانے سے پہلے دوبارہ تہہ بند زیب تن کر لیتے تھے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد انقلاب

اُسی زمانے کی بات ہے کہ ایک دن اپنے گھر کے باہر کھیل رہا تھا کہ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کی مائیکروبس ہمارے گھر کے سامنے آکر رکی اور اس میں سے آسمانی رنگ کی سکرٹ میں ملبوس ایک انگریز نژاد خاتون نکلیں جو میری امی سے ملنے آئی تھیں۔ معلوم ہوا کہ ان کا نام مس میری پلٹ ہے۔ افریقہ سے آئی تھیں اور میرے ماموں نورالدین منیر صاحب کو جو وہاں مربی تھے جانتی تھیں۔ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے مجھے انگریزی پڑھانی شروع کی۔ وہ قصرِ خلافت کے ایک کمرے میں رہتی تھیں۔ گرمیوں کے دن تھے۔ کولر سے ان کا کمرہ ٹھنڈا کرنے کا انتظام تھا۔ میں ہر دوپہر نہاتا اور دھلے ہوئے کپڑے پہن کر ان سے پڑھنے اپنی بہن کے ساتھ جاتا۔ مجھ پر بہت مہربان تھیں۔ ان کے پاس کوئی پھل وغیرہ ہوتا تو پڑھانے کے بعد مجھے کھانے کے لئے دیتیں۔ افریقہ کے جنگلوں کی دو تصویریں بھی مجھے دیں جو ہمارے گھر میں بڑا عرصہ سجی رہیں۔ ان سے پڑھتے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ پتہ چلا ان کی شادی مبارک احمد ساقی صاحب سے ہوگئی ہے۔ اس طرح میری انگریزی کی تعلیم بیچ میں ہی رہ گئی۔ شادی کے بعد انہوں نے برقعہ پہننا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ گول بازار جا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ مس میری پلٹ آگے سے آرہی ہیں۔ لمبا برقعہ انہوں نے پورے نقاب کے ساتھ پہنا ہوا۔ ایک ہاتھ میں نائلون کی ٹوکری (جس کا ان دنوں رواج تھا) میں سبزی وغیرہ اور سر پر تربوز تھا جس کو دوسرے ہاتھ سے سنبھال رکھا تھا۔ یہ نظارہ مجھے کبھی نہ بھول سکا۔ اُس کے کچھ دیر بعد وہ ساقی صاحب کے ساتھ افریقہ چلی گئیں۔

علماء کا تبادلۂ خیال

مولوی غلام باری سیف صاحب جلد ہی ہمارے محلے سے چلے گئے اور فیکٹری ایریا میں اپنا مکان بنا لیا۔ ابا جان سے ان کی دوستی تھی اس لئے ان کو ملنے آتے تھے۔ شروع شروع میں اپنی تقریریں سنانے ابا جان کے پاس آتے تا کہ مضمون پر ان سے تنقید کروائیں۔ بعد میں تو مولوی صاحب بہت پائے کے مقرر بن گئے اور درسِ حدیث تو خوب دیتے تھے۔ غالباً میں 10 سال کا تھا کہ ایسے ہی مولوی صاحب ابا جان کے پاس صبح صبح آئے ہوئے اپنا مضمون سنا رہے تھے کہ میں ان کے لئے چائے لے کر اندر گیا۔ سردیوں کا موسم تھا اس لئے میں نے ایک کوٹ پہنا ہوا تھا جو میرے لئے نیا ہی سلوایا گیا تھا۔ میرے کوٹ کو دیکھ کر مولوی صاحب رازدارانہ لہجے میں گویا ہوئے کہ ملک صاحب! یہ تو وہی نہیں ہے جو آپ نے بہن شوکت کے لئے ان کی طلائی بالیاں 90 روپے میں بیچ کر سلوایا تھا۔ جواباً ابا جان کے چہرے پر ایک ہلکی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اصل میں گرم کپڑا ان دنوں مہنگا تھا۔ جب ایک کوٹ پہن کر پرانا ہو جاتا ہے تو اُس کے اندر کی طرف کا کپڑا نیا لگتا ہے۔ ایک ماہر درزی نے میری امی کے کوٹ کے کپڑے کو الٹا کر کے میرے لئے نیا کوٹ سی دیا تھا۔ بہر حال یہ دوست ایک دوسرے کے نجی راز دان بھی ہوتے تھے۔

یہ تنگی کا زمانہ تھا۔ ہمارے گھر عید الاضحیٰ پر کبھی قربانی نہیں ہوئی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک عید پر (غالباً 1959ء میں) ہم بچوں نے ضد کی کہ ہم نے دنبہ خرید کرنا ہے۔ اُس وقت دنبہ 45 روپے کا آتا تھا جو کہ میرے والد کی طاقت خرید سے باہر تھا۔ ہماری ضد پر انہوں نے میری والدہ کو تجویز پیش کی کہ آپ اپنے بھائی نورالدین منیر اور بہن امۃ المنان قمر (بیگم میر غلام احمد نسیم) کو حصے دار بنائیں۔ ہر کوئی 15 روپے ڈالے اور 45 روپے میں اس دفعہ ہم قربانی کریں۔ اگلے سال اس طرح خالہ منان کریں اور اُس سے اگلے سال ماموں منیر قربانی کریں۔ یہ حصے بظاہر شرعی تو نہیں تھے لیکن بچوں کو خوش کرنے کا بہانہ تھا۔ بہر حال ہمارے گھر میں پہلی قربانی عید الاضحیٰ پر ایسے حصے ڈال کر ہوئی۔ ہشام پیدا ہوا تو مولانا جلال الدین شمس جو رشتے میں میری امی کے ماموں تھے بمع بیگم مبارکباد دینے آئے۔ مبارک دے کر باہر نکلے تو برآمدے میں کھڑے آپس میں یہ مشورہ کر رہے تھے کہ تحفتاً ایک روپیہ دیں یا ڈیڑھ روپیہ۔ بہر حال جو بھی فیصلہ ہوا ان کی بیگم اندر جا کر عطیہ دے آئیں۔ میں بچہ تھا لیکن صحن میں کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔ اس لئے قلمبند کر رہا ہوں تا کہ پتہ چلے کہ اُس زمانے میں واقفینِ زندگی کی مالی حالت کیسی تھی اور ایک روپے کی کیا قیمت تھی۔

کوارٹر تحریک جدید کا دینی ماحول

جب کچھ ہوش سنبھالا تو ہمارے محلے میں بیت محمود بن گئی۔ ہماری گلی کے بالکل شروع میں تھی اس لئے میرا سارا بچپن اسی بیت میں گزرا۔ موقع ملنے پر وہاں نداء بھی دیتا۔ فجر کی نماز سے پہلے ہم صل علیٰ نبینا پڑھتے ہوئے سارے محلے میں چکر لگاتے ہوئے بیت میں آتے۔ ہمارا محلّہ دفتر تحریک جدید کے کارکنوں اور مربیان کا تھا۔ جب بھی کبھی کسی مربی نے بیرون ملک جانا ہوتا یا مراجعت ہوتی تو ہم ریلوے سٹیشن پر جا کر نعرے لگاتے ہوئے ان کو الوداع کرتے یا ان کا استقبال کرتے۔ پھر ان کے آنے کے کچھ دن بعد بیت میں کوئی محفل لگتی جس میں وہ اپنے بیرونی ملکوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات بیان کرتے۔ اس طرح مختلف ملکوں کے بارے میں معلومات بھی ملتیں۔ ان مربیان میں حافظ بشیر الدین عبید اللہ، بشارت احمد بشیر، حاجی ابراہیم خلیل۔ شیخ مبارک احمد، منیر احمد عارف، محمد سعید انصاری، چوہدری عبدالخالق، میر غلام احمد نسیم اور محمد اسماعیل منیر صاحبان کے نام خاص طور پر یاد ہیں۔ یہ بڑا اچھا زمانہ تھا۔ سب اچھے لوگ ایک دوسرے کے ہمدرد اور دکھ درد میں شامل تھے۔ بچوں کی تربیت سب کا مطمحِ نظر تھا۔ گلی کے آخر والا مکان عبدالحق صاحب شاکر کا تھا انہوں نے اپنے گھر کی دیوار پر لکھوا دیا تھا۔ ''چاہئے کہ ہر شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن گزارا اور ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔'' ہماری گلی میں اکثر لوگ اس پر عمل کرنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ بہر حال میں نے اس ماحول سے بہت کچھ سیکھا۔ میرا نہیں خیال کہ اس سے اچھا ماحول کہیں میسر آسکتا تھا۔

اور بزرگوں میں حافظ عبدالسلام اور سید عبدالرزاق شاہ تھے۔ حافظ صاحب کافی عرصہ بیت محمود میں امام الصلوٰۃ رہے۔ اگر وہ کسی وجہ سے نہ آسکتے تو حاجی ابراہیم خلیل نماز پڑھاتے۔ حافظ صاحب کے گھر کا دروازہ بیت محمود کے صحن سے نظر آتا تھا۔ جب کبھی حافظ صاحب کو نماز کے لئے آتا نہ دیکھتے تو سید عبدالرزاق شاہ صاحب، حاجی صاحب کو مذاق سے کہتے کہ حاجی صاحب! لگتا ہے آپ کا کام آج بن گیا ہے۔ بہر حال مختلف وقتوں میں حافظ صاحب اور حاجی صاحب کے علاوہ جو امام رہے۔ ان میں حافظ بشیر الدین عبید اللہ، مولوی نورالدین منیر اور مولوی بشارت احمد بشیر شامل ہیں۔ حاجی ابراہیم خلیل صاحب کے بیٹے زکریا ورک صاحب جماعت کینیڈا کے مشہور ادیب ہیں۔ جب میں کینیڈا میں تھا تو ان کی مہمان نوازی سے مستفید ہونے کا خوب موقع ملا۔

اطفال الاحمدیہ کا پہلا میڈل

مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب بہت ہی متحرک انسان تھے۔ 1962ء کے لگ بھگ دعوت الی اللہ کے سفر سے واپس آئے تو اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم بن گئے اور اطفال کے لئے ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال اور بدرِ اطفال کا ایک دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ میں آٹھویں جماعت میں تھا جب میں نے ان امتحانوں کا سلسلہ مکمل کر لیا اور آخری امتحان میں فرسٹ آیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بدرِ اطفال کا پہلا میڈل مجھے حاصل کرنے کا اعزاز ملا جو اطفال الاحمدیہ کے 1964ء کے اجتماع کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مجھے لگایا۔

مولوی اسماعیل منیر صاحب کے زمانے میں خدام الاحمدیہ نے اطفال کے لئے ایک تعلیمی مقابلے کے وظیفے کا بھی اجراء کیا اس کا پہلا امتحان ہوا تو میں فرسٹ آیا۔ ایک سال تک مجھے دس روپے ماہانہ وظیفہ ملتا تھا جو خدام الاحمدیہ کے دفتر میں جا کر ہر ماہ وصول کرتا۔ اگلے سال میں نے دوبارہ مقابلے میں حصہ لیا لیکن رہ گیا۔ مگر اس سے اگلے سال بفضلِ خدا پھر جیت گیا اور اس طرح 10 روپے ماہوار وظیفہ ملتا رہا۔ انصار اللہ کی طرف سے بھی ایک وظیفہ شروع کیا گیا تھا۔ ایک دفعہ اس امتحان میں بھی اوّل آیا اور یہ وظیفہ ایک سال تک مجھے ملتا رہا۔

پرائمری سکول کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخلہ لیا اور اگلے پانچ سال یہیں گزارے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ

ٹی آئی ہائی سکول میں اچھے لائق اساتذہ سے پڑھنے کا موقع ملا۔ جن کے نام خاص طور پر یاد ہیں ان میں لطف الرحمٰن محمود صاحب، ماسٹر سعد اللہ خان، ماسٹر احمد علی، اللہ بخش صادق صاحب، سید امین احمد، ماسٹر عطاء اللہ، ماسٹر محمد ابراہیم بھامبڑی اور ماسٹر اسماعیل وغیرہ شامل ہیں۔ فزکس، کیمسٹری، ریاضی، اردو، عربی وغیرہ کے استاد سب اچھے تھے۔ لیکن انگریزی کا کوئی قابل ذکر استاد نہ ملا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سکول میں تقریر کے لئے تشریف لائے۔ ان دنوں ٹی آئی کالج میں نیشنل اردو کانفرنس ہونے والی تھی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے تقریر میں فرمایا کہ اُن کی بات نہ سنو اور انگریزی زبان میں مہارت حاصل کرو لیکن ان دنوں چھٹی سے دسویں تک انگریزی کا نیا نصاب نافذ کیا گیا تھا جو اعلیٰ معیار کا نہ تھا اس لئے انگریزی ہمیشہ کمزور رہی۔ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی کی انگریزی بہت اچھی تھی۔ لیکن وہ ہیڈ ماسٹر تھے۔ دسویں کے آخر میں انہوں نے خاص خاص سٹوڈنٹس کو چند روز انگریزی کے لیکچر دیئے جس سے دسویں کے امتحان میں تو فائدہ ہوا لیکن انگریزی کی بنیاد کمزور ہی رہی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب میرے کلاس فیلو تھے اور نویں دسویں میں ہم ایک ہی سیکشن میں تھے۔ نہایت شریف، شرمیلے اور میری طرح کم گو تھے۔ دوست بنانے تو مجھے کبھی بھی نہ آئے۔ لیکن اُس وقت اگر شائبہ بھی ہوتا کہ صرف دو ڈیسک پرے مستقبل میں بننے والا خلیفہ بیٹھا ہے تو ضرور دوستی کی کوشش کرتا۔ خاندان کے ایک اور فرد نواب فاروق احمد بھی ہمارے کلاس فیلو تھے۔

حضرت مصلح موعود کی یادیں

میں دسویں جماعت میں تھا جب حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات ہوئی۔ یہ جماعت کے لئے بڑا مشکل وقت تھا۔ کیونکہ حضور سے سب چھوٹے بڑوں کو بہت عقیدت اور پیار تھا۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب سے خوف امن میں بدل گیا۔ حضرت مصلح موعود کو مجھے صحت کی حالت میں دیکھنا یاد نہیں۔ ہوش کے زمانے میں بیماری کا ہی سنا۔ ایک دفعہ میری امی ملاقات کے لئے گئیں تو میں بھی ساتھ تھا۔ حضور لیٹے ہوئے تھے اور اُن سے مائی کاکو کی باتیں کر رہے تھے۔ اس طرح ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ میں حضور سے ہاتھ ملا رہا ہوں۔ دو دن بعد عید تھی جب میں

اپنے والد کے ساتھ بیت مبارک میں نماز عید پڑھنے گیا۔ وہاں پر اعلان ہوا کہ یہ احباب جن کا نام لیا گیا ہے۔ وہ عید کے بعد قصر خلافت پہنچ جائیں۔ ان میں ابا جان کا نام بھی تھا۔ وہاں جا کر پتہ چلا کہ ان سب کی حضور سے ملاقات ہوگی۔ سب لوگ حضور سے مصافحہ کرتے ہوئے گزرتے جاتے جبکہ حضور بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ اس طرح مجھے بھی مصافحہ کا شرف مل گیا۔

اس کے علاوہ عموماً عصر کی نماز کے بعد حضور کو سیر کے لئے احمد نگر لے کر جاتے تھے۔ حضور ایک نیلے رنگ کی لمبی سی کار میں سوار ہوتے۔ ہم بچے بیت مبارک کے گیٹ کے باہر کھڑے ہو جاتے تھے۔ جب کار گزرتی تو ہاتھ ہلا کر سلام عرض کرتے۔ جواباً حضور بھی ہاتھ ہلاتے۔ بیماری کی وجہ سے حضور تو بیت نہ آتے۔ جمعہ اور عیدین مولانا جلال الدین شمس پڑھاتے تھے۔ جلسوں اور اجتماعات پر عموماً خطاب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے۔ وہ خطابات سننا مجھے یاد ہے۔ ان کی آواز میں ایک خاص رعب تھا۔ یہ سلسلہ 1963ء تک جاری رہا جب ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت میاں صاحب سے میں کئی دفعہ ملا۔ عموماً میری امی حضرت بیگم صاحبہ کی عیادت کے لئے جاتیں تو میں بھی ساتھ ہوتا تھا اور وہیں میاں صاحب سے ملاقات ہوتی۔ ایک دفعہ عید کے موقع پر میں اور میری بہن گئے اور میاں صاحب کے کمرے میں گئے۔ گرمیوں کے دن تھے اور Window Air Conditioner چل رہا تھا۔ میں اسے بغور دیکھ رہا تھا تو مجھے فرمایا کہ جانتے ہو کیا ہے؟ اس کے اندر ایک جن بیٹھا پھونکیں مار رہا ہے۔

میٹرک کے امتحان میں بورڈ میں تو کوئی پوزیشن نہ آسکی۔ اوّل آنے والے کے میرے سے 23 نمبر زیادہ تھے۔ لیکن خدا کے فضل سے National Talent Scholarship کا مستحق ٹھہرا۔ ایک میڈل کے علاوہ 35 روپے ماہوار اگلے دو سال کے لئے وظیفہ ملتا رہا۔ جو میرے کالج کے اخراجات کے لئے کافی تھا۔ اس وقت پرنسپل قاضی محمد اسلم صاحب تھے۔ لیکن چوٹ لگنے کی وجہ سے زیادہ دیر کالج نہ آسکے۔ اس لئے عموماً صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ہی قائمقام پرنسپل کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ ہمیں انہوں نے دینیات کا مضمون بھی پڑھایا۔ بحیثیت پرنسپل بہت سخت سمجھے جاتے تھے۔ لیکن مجھے ٹوپی اور گاؤن پہننے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا اس لئے کبھی ان کو میرے سے شکایت نہیں ہوئی۔ درحقیقت وہ مجھ پر بہت مہربان تھے۔ شاید اس وجہ سے بھی کہ وہ میرے والد سے اکرام کا رشتہ رکھتے تھے۔

جب میں نے کالج شروع کیا تو اُس سے کچھ ہی عرصہ پہلے ہم تحریک جدید کے ایک بڑے کوارٹر میں چلے گئے۔ یہ کوارٹر تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس کے بالکل ساتھ تھا۔ اس میں پہلے علی الترتیب چوہدری ظہور باجوہ صاحب، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور میرے خالو چوہدری عبدالقادر صاحب (جو ان دنوں ایوان محمود کی تعمیر کے انچارج تھے) رہتے رہے تھے۔ مکرم ظہیر باجوہ صاحب حال سیکرٹری جنرل جماعت امریکہ اس گھر میں پیدا ہوئے۔ اس کے علاوہ چوہدری منیر احمد صاحب مربی امریکہ اور چوہدری نصیر احمد صاحب کینیڈا بھی ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے ہمراہ اسی گھر میں رہتے تھے۔ ہمارا یہ نیا گھر اُس وقت کافی خستہ حالت میں تھا۔ لیکن پہلے کوارٹر سے بہت بڑا تھا اور ایک گھر چھوڑ کر میری مستقبل میں ہونے والی بیوی اپنے دادا ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کے پاس رہتی تھیں۔ اُس سے اگلے گھر میں میاں عبدالرحیم احمد صاحب رہتے تھے۔ اُن کی بیگم صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ میری رضاعی والدہ تھیں۔ ہمارے ساتھ والے گھر میں سید میر مسعود احمد صاحب اور مبارک مصلح الدین صاحب مختلف وقتوں میں قیام پذیر رہے۔ یہ گھر بیت مبارک سے زیادہ قریب تھا۔ اس لئے مغرب کی نماز میں نے بیت مبارک میں پڑھنی شروع کی جبکہ باقی نمازیں بیت محمود میں ادا کرتا کیونکہ تنظیم کے لحاظ سے یہ مکان حلقہ دارالصدر جنوبی میں آتا تھا جس کی بیت محمود ہی تھی۔

فارغ وقت میں اکثر دفتر دارالافتاء میں چلا جاتا اور وہاں سید شمس الحق صاحب سے فقہ کے مسائل سنتا اور ان سے اپنے والد صاحب کے دیئے گئے فتووں کی سوچ کے بارے میں علم حاصل کرتا۔ بعد میں لاہور سے جب گھر واپس آتا تو دارالافتاء میں بیٹھنے کی عادت جاری رہی۔ وہاں مختلف دینی کتابوں اور رسائل کا بھی مطالعہ کرتا۔

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ

ایف ایس سی میں میں نے پری انجینئرنگ میں داخلہ لیا کیونکہ ریاضی کا مضمون مجھے بیالوجی کی نسبت زیادہ پسند تھا۔ ریاضی ہمیں چوہدری حمید اللہ صاحب اور ابراہیم ناصر صاحب نے پڑھائی۔ دونوں بہت قابل استاد تھے۔ فزکس کے استاد لطف المنان صاحب تھے جنہوں نے طبیعات اپنے والد میاں عطاء الرحمٰن صاحب سے ورثے میں پائی۔ کیمسٹری رفیق احمد ثاقب صاحب اور مبارک احمد انصاری صاحب سے سیکھی۔ اردو کے استاد پرویز پروازی صاحب تھے۔ خود پائے کے شاعر تھے اس لئے اردو پڑھانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

ایف ایس سی میں میں نے کافی محنت کی لیکن 5 نمبر سے پوزیشن لینے سے رہ گیا۔ میرے نمبر 787 تھے جبکہ فرسٹ پوزیشن لینے والے کے 792 اور درمیان میں 3 اور طالبعلم تھے۔ ہمارے امتحان کے بعد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کی تقسیم ہوگئی اور دو نئے بورڈ سرگودھا اور ملتان لاہور کے علاوہ بن گئے۔ ہمارا نتیجہ تو اکٹھا نکلا لیکن سرٹیفکیٹ مجھے سرگودھا بورڈ کا ملا اور اس میں میں فرسٹ تھا۔ اس لئے خدا کے فضل سے National Talent Scholarship Gold Medal اور وظیفے کا مستحق ٹھہرا۔

خواہش دعا بن گئی

میں 7 سال کا تھا جب نوائے وقت اخبار جو ہمارے گھر آتا تھا اُس میں پڑھا کہ امریکہ میں NASA کے نام سے ایک نیا محکمہ شروع کیا گیا ہے جس کا مقصد زمین سے پرے خلاؤں میں سفر کرنا ہے۔ یہ خبر کچھ اس طرح بیان ہوئی تھی کہ میرے دل نے خواہش کی کہ کاش میں بھی اس محکمے میں کام کروں۔ بعد کے واقعات سے ظاہر ہوا کہ یہ بچگانہ خواہش ایک دعا بن کر بارگاہ الٰہی میں پہنچی اور قبولیت کا شرف پا گئی۔

لیکن اُس کے بعد میں یہ بات بھول گیا اور پھر سکول کالج کی تعلیم میں مشغول ہوگیا۔ جب F.Sc کا امتحان پاس کیا تو میرا انٹرویو مشرق اخبار میں شائع ہوا جس میں میں نے کہا کہ میں اٹامک انرجی کمیشن میں کام کروں گا۔ یہ اس لئے کہ اُن دنوں ملک میں نیوکلیئر انرجی کا خوب چرچا تھا۔ میرے والد صاحب نے پروفیسر عبدالسلام صاحب کو میرے بارے میں لکھا کہ میں نے F.Sc میں کامیابی حاصل کی ہے اور ان سے مشورہ مانگا کہ آیا میں فزکس کی تعلیم حاصل کر کے اس فیلڈ میں ریسرچ کروں۔ جواب آیا کہ بہتر ہوگا کہ تعلیم کے بعد CSP کے مقابلے کا امتحان دوں کیونکہ جماعت کے نوجوانوں کو اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ راہ میرے مزاج کے مطابق نہ تھی اس لئے میں نے لاہور کی انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔

سرگودھا بورڈ میں فرسٹ پوزیشن لینے کی بنیاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے از راہ نوازش خلافت جوبلی سکالرشپ دینا منظور فرمایا۔ نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ 100 روپے ماہوار تھا جبکہ سہگل فاؤنڈیشن 150 روپے ماہوار سکالرشپ دیتی تھی۔ اس لئے میں نے مؤخر الذکر وظیفے کے لئے درخواست دے دی۔ انٹرویو ہوا جو دو سہگل برادران نے لیا۔ میں نے چونکہ F.Sc کا امتحان T.I.College سے دیا تھا۔ اس لئے سوال جو پوچھے گئے وہ یہ تھے۔ ’’تم احمدی ہو؟‘‘ جی ہاں ’’تو پھر تمہاری فرنچ کٹ (ہاتھ کے اشارے سے) داڑھی کیوں نہیں؟‘‘ میں نے جواب دیا کہ وہ کوئی احمدی ہونے کی شرط تو نہیں۔ ’’مگر وہ ایم ایم احمد نے تو رکھی ہوئی ہے۔‘‘ جی ہاں لیکن وہ شرط نہیں ہے احمدی ہونے کی۔ پھر دوسرے شخص نے خود ہی کہا۔ ’’ہاں ٹھیک تو کہتا ہے۔ مرزا محمود احمد کی پوری داڑھی تھی۔‘‘ موضوع بدلتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ اگر تم سہگل فاؤنڈیشن کا سکالرشپ لو تو پھر نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ قبول نہیں کر سکتے۔ میرے ہاں میں جواب دینے پر انٹرویو ختم ہوا۔ اس طرح بفضل خدا سہگل فاؤنڈیشن کا سکالرشپ اگلے 4 سال 150 روپے ماہوار کے حساب سے مجھے ملتا رہا۔ خلافت جوبلی سکالرشپ کو ملا کر کل 210 روپے ماہوار ملتے تھے جو اگلے 4 سال کے لئے بہت کافی تھے۔ اس طرح F.Sc کے بعد میں اپنے اخراجات کا پوری طرح خود کفیل ہوگیا۔

انجینئرنگ یونیورسٹی میں میں ہوسٹل میں رہتا تھا اور چھٹیوں میں گھر چلا جاتا تھا۔ میری دوستی زیادہ تر ایسے لوگوں سے تھی جو پڑھائی میں اچھے تھے۔ یا ربوہ کے چند لڑکوں سے۔ پڑھائی میں نے عموماً دل لگا کر کی اور چاروں سالوں میں کوئی نہ کوئی پوزیشن (فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ) لیتا رہا۔ ہماری یونیورسٹی میں ہر گریڈ میں تقریباً 500 سٹوڈنٹ تھے یعنی کل 2 ہزار کے قریب طلبا تھے جن میں 60 احمدی تھے۔ ہوسٹل میں رہنے والے اور Day Scholars ملا کر۔ جمعہ ہم دارالذکر میں پڑھنے جاتے۔ سائیکل پر جاتے تھے۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب لاہور جماعت کے امیر تھے اور عموماً جمعہ وہی پڑھاتے تھے۔ خطبہ وہ الفضل اخبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پڑھ کر سناتے اور آخر میں دارالذکر کے لئے چندے کی تحریک بھی کرتے۔ جو پانچ سال میں نے لاہور میں گزارے دارالذکر کا کوئی نہ کوئی حصہ زیر تعمیر رہا۔

اس وقت تک احمدی طلباء کا کافی رعب تھا اور یونیورسٹی میں ہمارے خلاف کسی نے کوئی ناروا بات نہیں کی۔ 1971ء میں سٹوڈنٹ یونین کے الیکشن ہوئے تو ایک احمدی سلطان احمد (شرلی) سٹوڈنٹ یونین کا صدر منتخب ہوگیا۔ اس کے بعد سے اسلامی جمعیت طلبا نے جماعت کے خلاف اپنی سرگرمیاں اور تیز کر دیں۔ اگلے سال کے الیکشن میں لاہوری جماعت کا ایک احمدی خالد عمر صدارت کا امیدوار تھا۔ الیکشن مہم میں اسلامی جمعیت طلباء والوں نے ایک نعرہ ’’ربوہ ٹھاہ‘‘ کا لگانا شروع کیا۔ میں نے جب جمعیت کے ایک جاننے والے طالبعلم سے کہا کہ خالد عمر کا تو ربوہ کی جماعت سے تعلق ہی نہیں تو پھر یہ نعرہ کیوں لگاتے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ ہمیں پتہ ہے کہ خالد عمر لاہوری ہے۔ لیکن ’’ربوہ ٹھاہ‘‘ Politically Correct نعرہ ہے۔ اس میں جو مزہ ہے وہ دوسرے نعروں میں نہیں۔ ہمارے کچھ دوستوں نے بتایا کہ اگر جمعیت کے امیدوار الیکشن میں جیت گئے تو تمام احمدی طلبہ کی پٹائی سے جشن کامیابی منایا جائے گا۔ الیکشن کا رزلٹ رات تقریباً 12 بجے نکلا اور جمعیت کے امیدواروں کو کامیابی رہی۔ چنانچہ ہم اس وقت ہوسٹلوں سے نکل گئے اور چند روز بعد واپس آئے۔

مئی 1973ء میں میں نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے مکینیکل انجینئرنگ (Power) میں B.Sc کی ڈگری حاصل کر لی۔ میری دوسری پوزیشن تھی۔ لیکن جاب مارکیٹ اچھی نہ تھی۔ بعض جاننے والوں کو Job مل گئی۔ لیکن تعلقات کے ذریعے نہ کہ قابلیت کی بناء پر۔ بہرحال میرے پاس کوئی ایسے تعلقات نہیں تھے اس لئے جاب نہیں ملی۔ دو جگہ والد صاحب کے کہنے پر گیا کہ شاید وہ مدد کر سکیں۔ ایسا کرنا میرے مزاج کے خلاف تھا لیکن حکم کی تعمیل میں چلا گیا مگر کام نہ بنا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118170 میں شانزے ساہی

بنت مبارک احمد ساہی قوم ساہی پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شانزے ساہی گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد عبداللہ خان ولد شیخ فیروزالدین گواہ شد نمبر 2 جمال الدین شاکر ولد سراج الدین

مسل نمبر 118171 میں ثریا بی بی

زوجہ عبدالحمید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصیر آباد عزیز ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔جیولری گولڈ 3 ماشہ مالیتی -/12,000 پاکستانی روپے۔2۔کیش مبلغ -/10,00,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثریا بی بی گواہ شد نمبر 1 دانش احمد ولد ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 حافظ مبشر احمد ولد محمد یونس

مسل نمبر 118172 میں عمران احمد چوہدری

ولد مبشر احمد چوہدری قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 16/11 دارالفتوح غربی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمران احمد چوہدری گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان ولد محمد عثمان گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد چوہدری ولد محمد شریف

مسل نمبر 118173 میں ثمرہ اکمل

بنت محمد اکمل احسان قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 6/21 محلّہ دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جیولری 1 تولہ مالیتی...... پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثمرہ اکمل گواہ شد نمبر 1 محمد اجمل احسان ولد محمد اسحاق گواہ شد نمبر 2 شریف احمد علوی ولد غلام نبی

مسل نمبر 118174 میں آنسہ صدیقہ

بنت نصیر احمد ناصر بٹ قوم بٹ پیشہ طالبعلم عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔آنسہ صدیقہ گواہ شد نمبر 1 ......گواہ شد نمبر 2......

مسل نمبر 118175 میں درشہوار بٹ

بنت خالد محمود بٹ قوم کشمیری پیشہ کلرک/محرر عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/8,520 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔درشہوار بٹ گواہ شد نمبر 1 فاروق احمد ولد مبشر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد دانیال احمد ولد عباس احمد باجوہ

مسل نمبر 118176 میں نجمہ نعیم

بنت نعیم احمد قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نجمہ نعیم گواہ شد نمبر 1 طارق محمود منہاس ولد میاں بشیر احمد گواہ شد نمبر 2 محمد رمضان جوہر ولد محمد علی جوہر

مسل نمبر 118177 میں ناصرہ بیگم ناہید

زوجہ منظور احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 9/15 محلّہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔گھر 13 مرلہ دارالعلوم غربی مالیتی -/70,00,000 پاکستانی روپے۔2۔حق مہر (وصول) مبلغ -/6000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/5,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ناصرہ بیگم ناہید گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ گواہ شد نمبر 2 عارش انجم منظور ولد منظور احمد

مسل نمبر 118178 میں عدیل احمد اعوان

ولد نعیم احمد اعوان قوم اعوان پیشہ طالبعلم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 21/9 دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عدیل احمد اعوان گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد اعوان ولد طالب علی اعوان گواہ شد نمبر 2 تنویر الدین صابر ولد لعل دین صدیقی

مسل نمبر 118179 میں طاہرہ منان

بنت عبدالمنان قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 11/11 محلّہ دارالفتوح غربی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جیولری 5g مالیتی -/18860 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔طاہرہ منان گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان ولد محمد عثمان گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد چوہدری ولد محمد شریف

مسل نمبر 118180 میں نداء السلام

بنت عبدالمنان قوم آرائیں پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 11/11 محلّہ دارالفتوح غربی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جیولری M.grams 300 مالیتی -/4903 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نداء السلام گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان ولد محمد عثمان گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد چوہدری ولد محمد شریف

مسل نمبر 118181 میں تیمور حسن چٹھہ

ولد اقبال احمد چٹھہ قوم جٹ طالبعلم پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 7 فرید ٹاؤن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ ملک پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔تیمور حسن چٹھہ گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ملہی ولد نواب دین گواہ شد نمبر 2 حکیم عبدالقدیر انجم ولد بشیر احمد

مسل نمبر 118182 میں فیصل بشیر

ولد بشیر احمد قوم...... پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 4 بشیر آباد غالب ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فیصل بشیر گواہ شد نمبر 1 ......گواہ شد نمبر 2......

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جنوری 2015ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز مغرب درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم فضل کریم لودھی صاحب

مکرم فضل کریم لودھی صاحب کلیپم یو کے مورخہ 23 جنوری 2015ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 1950ء کی دہائی میں قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی اور قریباً 20 سال احمدیہ گیسٹ ہاؤس کراچی میں کارکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ گزشتہ 15 سال سے UK میں مقیم تھے۔ بہت دعا گو، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے دو بیٹے یوکے میں مقیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم فضل احمد گھمن صاحب

مکرم فضل احمد گھمن صاحب سابق درویش قادیان آف چوکنانوالی ضلع گجرات حال ربوہ مورخہ 11 جنوری 2015ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت محمد حیات صاحب کے پوتے اور حضرت میاں احمد الدین صاحب کے بیٹے تھے۔ آپ کے علاقہ میں احمدیت کا نفوذ 1905ء میں آپ کے والد اور دادا کی دستی بیعت کے ذریعہ ہوا۔ آپ 1942ء میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تحریک پر فوج میں بھرتی ہوئے اور 1946ء میں فوج سے فارغ ہونے کے بعد جماعتی ہدایات کے مطابق قادیان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے قادیان چلے گئے اور 1951ء تک درویشی کا عرصہ قربانی اور جماعتی خدمت کے جذبہ سے گزارا۔ اور پھر واپس اپنے گاؤں چوکنانوالی ضلع گجرات آ گئے۔ 1964ء میں اپنے والد کے ہمراہ چک نمبر 5 احمد آباد میں منتقل ہو گئے جہاں آپ کو بیت الذکر تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔ یہاں آپ نے لمبا عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور دوسروں کو بھی نظام خلافت اور جماعت کی اطاعت کی تلقین کیا کرتے تھے۔ عجز و انکسار کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے، ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرنے والے نیک اور بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نعیم احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ ربوہ کے والد اور مکرم غلام احمد خادم صاحب (مربی سلسلہ لیسٹر یوکے) کے سسر تھے۔

مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ

مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد الوفا صاحب درویش مرحوم سابق مربی انچارج کیرالہ انڈیا مورخہ 16 جنوری 2015ء کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کیرالہ کے پہلے مربی سلسلہ مکرم مولانا بی عبداللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ اپنے واقف زندگی اور درویش شوہر کی بہترین معاون و مددگار رہیں اور تمام عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا اور دعوت الی اللہ اور تربیتی کاموں میں ان کے شانہ بشانہ شریک ہوتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ الحمید بشریٰ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحمید بشریٰ صاحبہ سرگودھا مورخہ 6/اگست 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم آف لنگروال کی بڑی بیٹی تھیں۔ آپ نمازوں کی پابند، کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، دعا گو غریب پرور، ہمدرد، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ نصرت فرزانہ صاحبہ

مکرمہ نصرت فرزانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رفاقت احمد صاحب اسلام آباد پاکستان مورخہ 26 نومبر 2014ء کو 62 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل سابق امیر بھیرہ ضلع سرگودھا کی بیٹی اور مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کے دادا اور پڑدادا دونوں حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔ آپ نے اپنی طویل بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور دعاؤں سے گزارا۔ آپ کو اپنے حلقہ چمن زار کالونی (راولپنڈی) میں تین سال صدر لجنہ نیز سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کا موقع ملا۔ مرحومہ کا خلافت سے نہایت وفا، عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ صدیقہ بانو صاحبہ

مکرمہ صدیقہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق بھٹی صاحب ربوہ مورخہ 31 دسمبر 2014ء کو بعمر 56 سال وفات پا گئیں۔ بہت عبادت گزار، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، ملنسار، ہمدرد، غریب پرور، اور صدقہ و خیرات کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم عبدالوحید بھٹی صاحب مربی سلسلہ جامعۃ المبشرین گھانا میں بحیثیت استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمد شریف صاحب

مکرم محمد شریف صاحب ابن مکرم چنن دین صاحب۔ ہڈرز فیلڈ۔ یوکے مورخہ 2 جنوری 2015ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق ایک مخلص فیملی سے تھا۔ جس نے 1947ء میں قبولیت احمدیت کی سعادت حاصل کی۔ مرحوم نے 12 سال فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ جرمنی میں قیام اور ناصر باغ کی تعمیر کے دوران انتھک محنت سے وقار عمل اور دوسرے کام کرنے کی توفیق بھی پائی۔ مرحوم نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم انیس احمد فاروق صاحب

مکرم انیس احمد فاروق صاحب ابن مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 12 جنوری 2015ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بے ضرر، کم گو، باحیا، صابر و شاکر، درویش منش، خوش مزاج اور مخلص انسان تھے۔ نماز بہت توجہ اور انہماک سے ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کی تحریرات سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا اور آپ نے اکثر اعتراضات کے جوابات حوالوں کے ساتھ یاد کئے ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اردو مجالس عرفان کئی کئی بار سنتے تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جو جرمنی میں مقیم ہیں۔ مرحوم نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرم محمد اختر صاحب معلم وقف جدید گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سالک احمد صاحب ابن مکرم ذوالقرنین احسن شامی صاحب گکھڑ منڈی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 27 دسمبر 2014ء کو ان کے گھر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم طاہر افضال صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے اور مکرم عمر حیات صاحب نے دعا کروائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی خاکسار کو سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ بچے کے سینہ کو قرآن کریم سے روشن کرے۔ اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا کے ایک ناصر بزرگ مکرم منیر احمد سہوترا صاحب ولد مکرم رحمت علی صاحب مورخہ 26 جنوری 2015ء کو بعد نماز فجر 63 برس کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے دادا جان مکرم محمد دین صاحب نے احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ مرحوم نیک دل اور شریف انسان تھے۔ خدا تعالیٰ نے طبیعت میں مٹھاس کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ طبعاً کم گو تھے۔ محنت و جفاکشی سے نہ گھبراتے ہر کام ذمہ داری اور دیانتداری سے کرتے ماحول میں اپنی میٹھی اور نرم زبان کے باعث ہر دلعزیز تھے۔ مرحوم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور محنت سے فیض پایا۔ دکانداری اور چکی آٹا ذریعہ معاش تھا۔ اولاد کی تعلیم و تربیت اچھے رنگ میں کی سب کو پڑھانے کے ساتھ فنی تعلیم بھی دلوائی اور سب کو باروزگار بنایا اولاد میں دو بیٹیاں مکرمہ شفقت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد صاحب ساہیوال، مکرمہ رفعت طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عمر دراز صاحب 98 شمالی، چار بیٹے مکرم خرم شہزاد صاحب جہلم، مکرم مدثر شہزاد صاحب 98 شمالی، مکرم فیصل شہزاد صاحب 98 شمالی اور مکرم محسن شہزاد صاحب معلم وقف جدید نگر پارکر سوگوار چھوڑے ہیں۔ بیٹیاں اور ایک بیٹا شادی شدہ ہیں۔ مرحوم گزشتہ سال سے جگر و معدہ کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ بیماری کے باوجود بیت الذکر آ جاتے اور بڑے سکون سے نماز کی ادائیگی کرتے۔ مرحوم کی نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے ہی دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے، درجات بلند فرمائے پسماندگان کو نیکیاں جاری رکھنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گوندل کے ساتھ پچاس سال
☆ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
☆ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 فروری 2015ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	Glasgow میں ایک استقبالیہ تقریب 7 مارچ 2009ء
7:30 am	سپینش سروس
8:10 am	پشتو مذاکرہ
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
11:55 am	پیس کانفرنس
1:20 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
1:40 pm	راہ ہدیٰ
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:30 pm	دینی و فقہی مسائل
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:50 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	پیس کانفرنس

14 فروری 2015ء

12:20 am	اوپن فورم
12:50 am	ایم ٹی اے ورائٹی
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	پیس کانفرنس
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع 16 ستمبر 2011ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:50 pm	سوال و جواب
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع 16 ستمبر 2011ء

15 فروری 2015ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	اطفال الاحمدیہ اجتماع 16 ستمبر 2011ء
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
9:05 am	آداب زندگی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	یسرنا القرآن
11:40 am	گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ 27 جنوری 2013ء
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:50 pm	سوال و جواب 29 نومبر 1997ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:25 pm	رفقائے احمد
10:15 pm	کڈز ٹائم
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:10 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

’’استنبول‘‘ کا مطلب

ترکی کا سب سے بڑا شہر استنبول ملک کے شمال مغرب میں واقع ہے اور اسے دنیا کے تاریخی، مشہور ترین اور خوبصورت ترین شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ رومن سلطنت کے دور میں اسے قسطنطنیہ کہا جاتا تھا لیکن جب 1453 میں مسلمانوں نے اس پر قبضہ کیا تو اسے اسلامبول کا نام دیا گیا جس کا مطلب ہے اسلام کا گھر۔ چونکہ یہ شہر سلطنت عثمانیہ کا مرکز تھا اور یہ عظیم سلطنت مسلمانوں کے جاہ و جلال کی علامت تھی اسی لئے اس شہر کو اسلام کے گھر کا نام دیا گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس نام میں تبدیلیاں آتی گئیں اور بالآخر یہ استنبول کہلانے لگا۔

بعض مؤرخین یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے نام کا مادہ ترکی کے بجائے یونانی زبان کے دو الفاظ ہیں جن کا لغوی مطلب جانب شہر ہے، لیکن مسلمان مؤرخین کی اکثریت اسے دو ترک الفاظ سے ماخوذ قرار دیتی ہے اور ان کی رائے ہے کہ اس کا مطلب اسلام کا گھر ہی ہے۔

(روزنامہ دنیا 12 جنوری 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔فروری

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:54
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:52

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 فروری 2015ء

6:35 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 am	حضور انور کا دورہ بھارت 27 نومبر 2008ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17۔ اکتوبر 2014ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24۔ اپریل 2009ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی
زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
DISCOUNT MART
Parfumes, Hoisery, Facials
Cosmetics, Jewelry
@ Reasonable Prices
0343-96166699, 0333-9853345
Malik Markeet Railway Road
RABWAH

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024, 042-37418584

FR-10

سیل۔ سیل۔ سیل
تمام گرم ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
/servisshoespointrabwah

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ